قربانی پر آریوں کے دانت

آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند نے ایک سنہرہ اصول لکھا تھا۔

"بہت لوگ ایسے ضدی اور ہٹ دھرم ہوتے ہیں کہ متکلم کے خلاف منشاء تاویل کیا کرتے ہیں۔ خصوصاً مذہب والے۔ کیونکہ مذہب کے پاس خاطر سے انکی عقل تاریکی میں پھنسکر زائل ہوجاتی ہے۔" (دیباچہ ستیارتھ پرکاش ص۔ اردو طبع اول)

یہ ایک ایسا سنہرہ اصول ہے کہ اسپر عمل کرنے سے بہت سے مذہبی اور کلامی اختلافات مٹ جاتے ہیں بلکہ پیدا نہیں ہوتے مگر افسوس کہ سوامی جی نے جو اس کے خلاف کیا۔ آپنے قرآن مجید پر جتنے اعتراض کئے ہیں۔ سب میں اس سنہرے اصول کو نظرانداز کیا۔ ہم ایک دو مثالیں اُن کی بتاتے ہیں۔

قرآن مجید میں ذکر ہے:۔

يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ
إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ
السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِينَ
وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا يَوْمَ تُقَلَّبُ
وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يٰلَيْتَنَا
أَطَعْنَا اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا وَقَالُوا
رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا
فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ
مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ؕ

(پ ۲۲ ع ۵)

پوچھتے ہیں تجھکو قیامت کو تو کہہ اسکی خبر اللہ ہی کے پاس اور تو کیا جانے شاید وہ گھڑی پاس ہی ہو۔ بیشک اللہ نے پھٹکارا ہے منکروں کو اور رکھی ہے اُن کیواسطے دھکتی آگ، رہا کریں اسمیں ہمیشہ نہ پاویں کوئی حمایتی نہ مددگار جس دن اوندھے ڈالے جاویں انکے منہ آگ میں کہینگے کسیطرح ہم نے کہا مانا ہوتا اللہ کا اور کہا مانا ہوتا رسولؐ کا اور کہینگے اے رب ہم نے کہا مانا اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑوں کا۔ پھر انہوں نے چکادی ہم سے راہ اے رب انکو دے دونی مار اور پھٹکار کر ان کو بڑی۔"

مطلب۔ یہ کہ قیامت کے روز جب مشرکوں مجرموں منکروں شریروں کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ تو جو لوگ محض اپنے رئیسوں اور سرداروں کے کہنے سے کفر شرک اور بت پرستی کرتے رہے ہونگے۔ وہ ان رئیسوں کی جناب باری میں فریاد کرینگے۔ کہ خداوندا ان لوگوں کے بہکانے سے ہم تیری راہ سے بہک گئے۔ اسلئے ہم سے زیادہ ملامت اور لعنت کے قابل یہ لوگ ہیں پس تو ان کو ہم سے دگنا عذاب کر۔

ناظرین!! اس مضمون کو یاد رکھیں اور سوامی جی کا اُپدیش بھی سنیں۔ یوں تو آپ نے اس موقعہ پر کئی ایک رنگ جمع کئے ہیں۔ بہت سی آیات کو لیکر آدھا تیتر آدھا بٹیر بنایا ہے۔ سب کا یہاں نقل کرنا رسالہ کو اختصار سے نکالکر طوالت تک پہونچا دیگا۔ ہاں ان آیات مذکورہ میں سے آپ نے جو فقرے نقل کئے ہیں وہ یہ ہیں:۔

"اے رب ہمارے دے انکو دگنا عذاب اور لعنت کر ان کو لعنت بڑی"

(صنہ ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول)

ان آیات پر اور اپنے ہی نقل کردہ ترجمہ پر سوامی جی کیسا دلآزار تکلیف دہ اعتراض کرتے ہیں:۔

"واہ کیسے موذی پیغمبر ہیں کہ خدا سے دوسروں کے لئے دگنا عذاب دینے کی دعا مانگتے ہیں" (ستیارتھ صہ مذکور)

سوامی جی نے سمجھا کہ یہ دعا کرنیوالے حضرات انبیاء کرام ہیں۔

سماجی مترو! ایتم ودھرم سے کہنا کہ آیت کے صحیح ترجمہ کو سامنے رکھکر یہ سوال پیدا ہوتا ہے؟ اتنا بڑا مذہبی راہنما اور یہ فہم رسا ؎

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں!

نوٹ سوامی جی کی ایسی بے انصافی کی بہت سی مثالیں دیکھنی ہوں تو ہمارا رسالہ سوامی دیانند کا علم و عقل کو ملاحظہ کریں۔

چونکہ سوامی دیانند ہادی آریہ نے خود اس اصول کی پرواہ نہ کی تو انکے چیلے

کیا پروا کرتے چنانچہ سب سے بڑے چیلے پنڈت لیکھرام مصنف "ثبوت تناسخ" نے اپنے گرو کا اتباع یوں کیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

ما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے :۔

"زمین پر جو جاندار یا جانور دو بازؤں سے اڑتے ہیں وہ تمہاری طرح جماعتیں ہیں"

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ مگر پنڈت لیکھرام نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:۔

"نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی پرندہ کہ اڑے ساتھ دو بازؤں اپنے کے مگر امتیں تھیں مانند تمہارے ثبوت تناسخ صفحہ ۳۷"

یہ تھیں کا لفظ بڑھا کر پنڈت مذکور نے تناسخ کا ثبوت دیا ہے۔ حالانکہ تفسیر حسینی سے فارسی ترجمہ جو نقل کیا ہے وہ ان کے مخالف اور ہمارے موافق ہے۔ اسکے الفاظ یہ ہیں:۔

"نیست ہیچ جنبندہ و پرندہ الا کہ ایشاں امتا نند مثل شما در آفرینش"

(ثبوت تناسخ صفحہ ۳۷)

آریہ مترو! فارسی ترجمہ اگر پنڈت جی کے حسب منشاء ہوتا تو بجائے "امتانند" کے "امتاں بودند" ہوتا۔

یہ چند واقعات تمہیدی بیان کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ آج جس مضمون میں ہم نے آریوں کا ذکر خیر کرنا ہے۔ ناظرین اس سے تعجب نہ کریں بلکہ مضمون کے بعد جو شعر ہم لکھیں گے اس کی تصدیق اور تحسین کریں۔

یوں تو ہر ایک مخالف کو حق ہے کہ وہ کہے کہ قرآن مجید کا فلاں حکم معقول نہیں یا غلط ہے۔ مگر اصول مذکورہ کے ماتحت یہ حق کسی طرح نہیں کہ قرآن مجید کے معانی بگاڑ کر اپنے منشاء کے تحت لائے۔ ہمارا بہت پرانا تجربہ ہے کہ آریہ سماجی ایسا ہی کرنے کے عادی ہیں جس کی تازہ مثالیں درج ذیل ہیں:۔

مسئلہ قربانی پر آریہ مسافر لاہور نے کئی ایک مضامین شائع کئے ہیں جن میں سے ایک مختصر سا مضمون آج ہماری زیر نظر ہے۔ اس مضمون کی سُرخی ہے "قربانی خدا کی نافرمانی ہے" اس عنوان کو دیکھکر ہم حیران ہوئے کہ خدا کی نافرمانی؟ مضمون دیکھا تو بے ساختہ مُنہ سے نکلا ؎

ہرچہ گیرد علتی علت شود !
کفر گیرد کاملے ملت شود

فاضل مضمون نگار نے اپنے اس دعویٰ پر چار آیات قرآنیہ بطور دلیل پیش کی ہیں:

"سورہ نحل پارہ ۱۴ میں ارشاد ہے کہ جانوروں کی اُون اور دُودھ۔ گھی وغیرہ منافع کو مقدم رکھو بمقابلہ گوشت کھانے کے یعنی وہ عمل کرو جس میں فائدہ کثیر ہو"

جواب اس حوالے کو ہم نے قرآن مجید میں تلاش کیا تو افسوس کہ نہ ملا۔ جو ملا وہ یوں ہے
وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝
(سورہ نحل رکوع ۱)

"یعنی چار پائے خدا نے پیدا کئے تمہارے لئے ان میں سردی دفع کرنے کا گرم سامان ہے اور کئی منافع ہیں اور انہی میں سے تم کھاتے ہو"

اس آیت میں چار پاؤں کے جو فوائد بتائے ہیں بالکل صحیح ہیں۔ پشم سے گرمی حاصل ہوتی ہے۔ کھالوں کے سامان بنتے ہیں گوشت کھانے میں آتا ہے۔

انعام جو ترجمہ مہاشہ مضمون نگار نے لکھا ہے اس ترجمہ کی آیت بتادیں تو حق الخدمت دس روپیہ انعام پائیں۔

دوسری آیت سورہ مؤمن پارہ ۲۴ میں درج ہے کہ چوپائے جانوروں کے اس فائدے کو مقدم رکھنا چاہیئے جو سواری کے کام میں لائے جاتے ہیں بہ نسبت ان کا گوشت کھانے کے"

جواب اس حوالے میں جو آیت ملی ہے وہ یوں ہے :-
اللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ

مِنْهَا تَأْكُلُوْنَ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ (سورہ مومن رکوع ۹)

یعنی اللہ وہ ذات پاک ہے جس نے تمہارے لئے چارپائے پیدا کئے۔ تاکہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور بعض کو کھاتے ہو اور تمہارے لئے ان میں کئی قسم کے منافع ہیں۔ اور اس لئے بنائے ہیں کہ تم مال تجارت ان پر لاد کر اپنی دلی مرادات کو پاؤ اور ان پر اور بیڑیوں پر تم چڑھتے ہو۔"

ان آیات سے قریب قریب وہی ثابت ہوتا ہے جو پہلی آئت سے یعنی چارپائے گائے، بھیڑ، بکری، گھوڑے وغیرہ ان اغراض کے لئے خدا نے بنائے ہیں جو اغراض ان آیات میں مذکور ہیں۔ الحمد للہ کہ جتنی اغراض قرآن مجید نے بتائی ہیں۔ دنیا بھر میں انہی اغراض میں چارپائے استعمال ہوتے ہیں۔

انعام مہاشہ جی اپنے ترجمہ کی آئت دکھائیں تو مبلغ دس روپے انعام پائیں؛

تیسری دلیل سورہ یٰسین پارہ ۲۳ میں ارشاد ہے کہ جانور مقدم سواری کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور انکا گوشت کھانا مؤخر ہے"

جواب جس مقام کا حوالہ دیا ہے۔ اس میں آیت یوں ہے:-
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُوْنَ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۔ (سورہ یٰسین رکوع ۵)

یعنی ہم (خدا) نے اپنی قدرت سے چارپائے بنائے ہیں۔ یہ لوگ مالک بن رہے ہیں۔ ہم (خدا) نے وہ چارپائے ان کے تابع کر دیئے ہیں۔ پھر بعض انکی سواریاں ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں ان کے لئے ان چارپاؤں میں کئی قسم کے منافع اور پینے کے لئے دودھ ہیں۔ کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے؟"

ان آیات سے بھی وہی ثابت ہوتا ہے جو پہلی آیت سے ہوا یعنی چارپائے بعض

سواری کیلئے ہیں۔ اور بعض کھانے کیلئے۔ افسوس ہے کہ مہاشہ جی کے دعویٰ کو اس سے دُور کا تعلق بھی نہیں۔

انعام مہاشہ جی اپنا حوالہ ثابت کردیں تو دس روپیہ انعام حاصل کریں

چوتھی دلیل "سورہ الانعام کی رکوع ۲۰ میں فرمایا ہے کہ ایک قسم کے جانور (اونٹ بیل۔ گھوڑا۔ خچر اور گدھا) لادنے اور سواری کے لئے پیدا کئے اور ایک کھانے کے لئے۔ اور کھانے کے لئے وُہی جانور ہیں جو بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں"

جواب مہاشہ جی نے جس مقام کا حوالہ دیا ہے وہ آیت یُوں ہے:
وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (سورۃ الانعام رکوع ۱۷)
یعنی چار پاؤں کو تمہارے بوجھ اٹھانیوالے اور تمہاری سواریاں خدا نے بنایا ہے اللہ کے دیئے میں سے کھاؤ اور ناجائز کام کرنے میں شیطان کی تابعداری مت کرو۔ وہ تمہارا کھُلا دشمن ہے"

نوٹ ان آیات کا مطلب بھی وُہی ہے۔ جو سابقہ آیات کا ہے۔ مزید یہ ہے کہ مہاشہ جی نے اس میں سورہ انعام کے ۲۰ رکوع کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ سورہ انعام کے سارے رکوع بیس ہیں۔

انعام مہاشہ جی یہ حوالہ ثابت کردیں تو پندرہ روپیہ انعام لیں۔

ناظرین کرام! غالباً آپ لوگ سمجھ گئے ہونگے کہ آریوں میں قرآن مجید کے معانی بگاڑنے کی عادت کہاں سے پیدا ہوئی ؟ سوامی دیانند ہادی آریہ بانی آریہ سماج سے! اس لئے ایسا کرنیوالے آریہ اپنا عذر کر سکتے ہیں۔

ما مریداں رُو بسُوئے صلح چوں آریم چوں
رو بسوئے فتنہ و پیکار دارد پیر ما

(باقی)